بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم پیر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے
جلد ۶۸/۳۳ | یکم ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۳۰ صلح ۱۳۵۸ھش ۳۰ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم

آپ کی روح میں وہ صدق وصفا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا

"ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صدق و صفا دیکھئے۔ آپ نے ہر ایک قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اٹھائیں لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و صفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

...اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صدق و صفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔" (الحکم جلد ۷ صفحہ ۲۵)

جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

جیسا کہ اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ ایجنڈا کے لئے تجاویز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ تبلیغ/فروری ۱۳۵۸ھش/۱۹۷۹ء مقرر کی گئی ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

۲۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء ۱۰ مارچ/امان تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرماویں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو۔

۳۔ جملہ امراء صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو (کوٹہ کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاعات یکم مارچ تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ بالکل صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہو آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

• ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو مکرم میاں محمد اسحاق صاحب ابن محترم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ اسلام امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولود احمد نام تجویز فرمایا۔ نومولود صوبیدار میجر چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح عمر دے اور اسے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم لیفٹیننٹ کمانڈر محمد اجمل کو بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز اتوار صبح ساڑھے تین بجے بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام مزمل احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود خاکسار کا پہلا پوتا اور میرے چھوٹے بھائی مکرم لیفٹیننٹ نور محمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ عزیزم محمد اجمل ان دنوں پاکستان نیوی کی طرف سے بسلسلہ ٹریننگ انگلستان میں مقیم ہیں۔ اس بچہ کی پیدائش بھی وہاں پر ہی ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

محمد احمد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

ریفریشر کورس برائے مربیان

۱۹۷۶ء، ۱۹۷۷ء، ۱۹۷۸ء کے مربیان کرام کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ان کا ریفریشر کورس مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعرات سے شروع ہو کر مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء بروز بدھ تک جاری رہے گا۔ سالہائے مذکورہ کے جملہ مربیان کو الگ اطلاع بھی بھجوائی جا رہی ہے۔

جملہ مربیان جو اس ریفریشر کورس میں مطلوب ہیں وہ بروقت ربوہ میں تشریف لے آئیں۔

سیکرٹری [illegible]

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ صفر ۱۳۹۹ھ
۲۹ صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روح کے رو بخدا ہونے کا روحانی وسیلہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّاریات) کی رو سے مومنوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ہر وقت رو بخدا رہیں۔ دن کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے دو باتیں ایسی بیان فرمائی ہیں کہ جن کی معرفت حاصل کرنے اور اس معرفت کے زیر اثر اپنے اوپر ایک خاص کیفیت وارد کرنے کے نتیجہ میں ایک حقیقی مومن کے لئے ہمیشہ رو بخدا رہنا حد درجہ آسان ہو جاتا ہے حتیٰ کہ رو بخدا رہنا اس کی فطرت کا ایک حصہ بن جاتا ہے اور وہ رو بخدا رہے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ ان دو باتوں کو ہم روح کے رو بخدا ہونے کا روحانی وسیلہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

ان دو باتوں کا قرآن مجید میں متعدد جگہ تفصیل سے ذکر آتا ہے لیکن ایک بہت ہی مختصر قرآنی دعا میں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف بہت لطیف پیرایہ میں اشارہ کیا ہے اور وہ دعا یہ ہے کہ:-

"اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ (الفاتحہ آیت: ۵)

(اے خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

اس دعا میں بندوں کی طرف سے اعتراف کے رنگ میں دو باتوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ ہم خدا تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ہم خدا تعالیٰ ہی سے مدد مانگتے ہیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی عبادت کرنے کے اعلان میں یہ اعتراف شامل ہے کہ ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے۔ وہی تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہ بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہونے کی وجہ سے وہی جزا سزا کے وقت کا مالک بھی ہے۔ اسی طرح اس اعلان میں کہ ہم صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں یہ اقرار شامل ہے کہ ہم عاجز و لاچار، نحیف و نزار اور کمزور و بے بضاعت ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد کے از حد محتاج ہیں۔ سو گویا اس دعا میں ایک طرف خدا تعالیٰ کی عظمت اور رحمت اور قدرتِ کاملہ کا اقرار کیا گیا اور دوسری طرف اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کے اعتراف کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا ہے اور یہی وہ دو باتیں ہیں (یعنی ایک طرف خدا تعالیٰ کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کا اقرار اور دوسری طرف اپنی عاجزی، درماندگی اور مسکینی کا اعتراف) جن سے ایک مومن کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور وہ پورے طور پر رو بخدا ہو جاتا ہے اور جب یہ دونوں باتیں معرفت کے رنگ میں انسان کے دل پر نقش ہو کر اس کے پورے وجود پر حاوی ہو جاتیں اور اس کا کلی طور پر احاطہ کر لیتی ہیں تو پھر وہ ہر وقت اور ہر حالت میں رو بخدا ہی ہوتا ہے اور کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا کہ جب اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف نہ ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں باتوں کی اہمیت پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ میں ان دونوں باتوں کی طرف ہی اشارہ کر کے انہیں ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سورۃ فاتحہ کے ابتدا میں اللہ تعالیٰ کی نسبت بیان فرمایا گیا ہے کہ وہی ایک ذات ہے کہ جو تمام محامدِ کاملہ سے متصف اور تمام خوبیوں کی جامع ہے اور وہی ایک ذات ہے جو تمام عالموں کی رب اور تمام رحمتوں کا چشمہ اور سب کو ان کے عملوں کا بدلہ دینے والی ہے۔ پس ان صفات کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بخوبی ظاہر فرما دیا کہ سب قدرت اسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر ایک فیض اسی کی طرف سے ہے اور اپنی اس قدر عظمت بیان کی کہ دنیا اور آخرت کے کاموں کا قاضی الحاجات اور ہر ایک چیز کا علت العلل اور ہر ایک فیض کا مبدا اپنی ذات کو ٹھہرایا جس میں یہ بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ اسی کی ذات کے بغیر اور اس کی رحمت خیزی کے کسی ذرہ کی زندگی اور آرام اور راحت ممکن نہیں اور پھر بندہ کو تذلل کی تعلیم دی اور فرمایا اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ اس کے یہ معنے ہیں اے مبدء تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی ہم عاجز ہیں آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شامل حال نہ ہو۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۷۸ حاشیہ ۱۱)

سورۃ فاتحہ کی رو سے ان دونوں باتوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے علاوہ حضور علیہ السلام نے انسانوں کو رو بخدا بنانے میں ان کی اہمیت پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرتِ کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اس کی روح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کے لئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۸۱ حاشیہ ۱۱)

ان دو باتوں کی بنیادی اہمیت اور انقلاب انگیز تاثیر کی وجہ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں رو بخدا ہونے کا روحانی وسیلہ قرار دیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"غرض یہی وہ روحانی وسیلہ ہے جس سے انسان کی روح رو بخدا ہوتی ہے اور اپنی کمزوری اور امدادِ ربانی پر نظر پڑتی ہے۔ اسی کے ذریعہ سے انسان ایک ایسے عالم بے خودی میں پہنچ جاتا ہے جہاں اپنی مکدر ہستی کا نشان باقی نہیں رہتا اور صرف ایک ذاتِ عظمیٰ کا جلال چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور وہی ذات رحمتِ کُل اور ہر ایک ہستی کا ستون اور ہر ایک درد کا چارہ اور ہر ایک فیض کا مبدا دکھائی دیتی ہے آخر اسی سے ایک صورت فنا فی اللہ کے ظہور پذیر ہو جاتی ہے جس کے ظہور سے نہ انسان مخلوق کی طرف مائل رہتا ہے نہ اپنے نفس کی طرف نہ اپنے ارادہ کی طرف اور بالکل خدا کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور اس ہستی حقیقی کے شہود سے اپنی اور دوسری مخلوق چیزوں کی ہستی کالعدم معلوم ہوتی ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۸۲ حاشیہ ۱۱)

الغرض ایک طرف خدا تعالیٰ کی عظمت اور رحمت اور قدرتِ کاملہ کا اقرار اور دوسری طرف اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا احساس و اعتراف — یہ دو باتیں انسان کی روح کو رو بخدا کرنے اور ہمیشہ رو بخدا رہنے کا روحانی وسیلہ ہیں اور دو گونہ اقرار و اعتراف کے نتیجہ میں ہی ایک مومن پر فنا فی اللہ اور محبت الٰہی کی وہ کیفیت وارد ہوتی ہے جو اس کی توجہ کو ایک لمحہ کے لئے بھی خدا کی طرف سے ہٹنے نہیں دیتی۔

○

قطعات

تیری الفت کا یہ کرشمہ ہے — مجھ پہ یہ راز آشکار ہوا
میں نے دیکھا مسرتوں کا ہجوم — جب ترے غم سے ہمکنار ہوا

(۲)

گردشِ روزگار ختم ہوئی — تیری الفت میں جب اسیر ہوئے
ہم نے مانا حقیر تھے ہم لوگ — تجھ کو پایا تو بے نظیر ہوئے

(۳)

کون کہتا ہے تو ستمگر ہے — کون عقل و خرد سے عاری ہے
ہے تری ذات ہی کہ جو سب سے — پیار کرتی ہے سب سے پیاری ہے

ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۷

روزمرہ کے فقہی مسائل

نماز، روزہ، طلاق، خلع، وراثت

محترم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ

علیحدگی سے متعلق اس عائلی تنازع کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے یعنی رشتہ ازدواج کے انقطاع کا اقدام مرد کی طرف سے نہیں بلکہ اس کا مطالبہ عورت کی طرف سے ہوتا ہے اور مرد اس مطالبہ کو نہیں مانتا حالانکہ جس طرح بحالات مجبوری مرد کو یہ حق ہے کہ اگر وہ عورت کو اپنے نکاح میں رکھنا پسند نہیں کرتا تو وہ عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی اسلام نے یہ حق دیا ہے کہ اگر وہ اس مرد کے نکاح میں رہنا پسند نہیں کرتی تو قاضی کے سامنے اپنا معاملہ پیش کر کے علیحدگی حاصل کر سکتی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن رشد اپنی مشہور کتاب بدایۃ المجتہد میں عورت کے اس حق کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

لَمَّا جُعِلَ الطَّلَاقُ بِیَدِ الرَّجُلِ اِذَا فَرِکَ الْمَرْأَةَ جُعِلَ الْخُلْعُ بِیَدِ الْمَرْأَةِ اِذَا فَرِکَتِ الرَّجُلَ

(بدایۃ المجتہد ص۵۶)

جس طرح مرد کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اگر وہ عورت کو پسند نہیں کرتا تو اسے طلاق دے دے اسی طرح عورت کو بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ اگر وہ مرد کو پسند نہیں کرتی تو وہ اس سے علیحدگی لے لے۔

قرآن کریم نے عورت کے اس حق کا ذکر مندرجہ ذیل آیت میں کیا ہے۔

لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

(بقرہ-۲۳۰)

اور تمہارے لئے اس مال سے جو تم انہیں پہلے دے چکے ہو کوئی حصہ بھی واپس لینا جائز نہیں۔ سوائے اس صورت کے کہ ان دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ سو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی مقرر کردہ حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ تو وہ عورت جو کچھ بطور فدیہ دے اس کے بارہ میں ان دونوں میں سے کسی کو کوئی گناہ نہ ہوگا۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اس لئے تم ان سے باہر نہ نکلو اور جو لوگ اللہ کی مقرر کردہ حدود سے باہر نکل جائیں تو سمجھ لو کہ وہی لوگ اصل ظالم ہیں! جیسا کہ آیت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ قرآن کریم نے فدیہ دے کر علیحدگی حاصل کرنے کا ذکر طلاق دینے کے ضمن میں کیا ہے جس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ علیحدگی بھی طلاق ہی کی ایک قسم ہے جو عورت کی طرف سے بذریعہ قاضی نافذ ہوگی گو فرق کی خاطر بعض احادیث میں اس طرح کی علیحدگی کا نام خلع آیا ہے اور فقہاء نے بھی اسی اصطلاح کو اپنایا ہے۔

بہرحال اصطلاح سے غرض نہیں اصل حقیقت سے مطلب ہے اور وہ یہی ہے کہ علیحدگی کی یہ صورت عورت کا ایک حق ہے۔ عورت کو بار بار سمجھایا تو جا سکتا ہے لیکن اگر وہ اپنا یہ حق لینے پر مصر ہے تو اسے اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل بیان ہے کہ اگر عورت اس وجہ سے علیحدگی چاہتی ہے کہ اسے خاوند کی طرف سے تنگ کیا گیا ہے ایذا پہنچائی گئی ہے اور اس وجہ سے وہ علیحدہ ہونے پر مجبور ہو گئی ہے تو اس صورت میں قاضی اسے علیحدہ ہونے کا حق بھی دلائے گا اور خاوند سے مہر بھی۔ چنانچہ اس بارہ میں حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں:

اِذَا عُلِمَ اَنَّ زَوْجَهَا اَضَرَّ بِهَا وَضَیَّقَ عَلَیْهَا وَعُلِمَ اَنَّهٗ ظَالِمٌ لَهَا قَضَی الطَّلَاقَ وَرَدَّ عَلَیْهَا مَالَهَا۔

(موطا امام مالک ص۳۵)

یعنی جب قاضی کے علم میں یہ بات آ جائے کہ خاوند نے عورت کو خواہ مخواہ تنگ کیا ہے اور اس پر ظلم کرتا رہا ہے تو قاضی عورت کی طرف سے طلاق بھی نافذ کرے گا۔ اور اس کا مال جو خاوند کے ذمہ ہے وہ بھی اسے واپس دلایا جائے گا۔

یہ مسئلہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ شادی کے موقع پر عورت کو جو جہیز وغیرہ ماں باپ یا خاوند کی طرف سے ملتا ہے وہ اس کا حق اور اس کی ملکیت ہے۔ فاحشہ مبینہ کے ثبوت کے سوا باقی کسی صورت میں بھی یہ تحائف اس عورت سے واپس نہیں لئے جا سکتے۔ خلع یا بذریعہ طلاق کی صورت میں بھی صرف مہر سے اسے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔

اب میں تمدنی زندگی کے ایک اہم مسئلہ "وراثت" کے چند پہلو بیان کرتا ہوں۔

متمدن زندگی میں انسان کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا رہتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب انسان کی وفات ہو جائے تو اس چھوڑے ہوئے مال کا کیا ہو۔

دنیا کے مختلف مذاہب اور تمدنوں نے اس سوال کا مختلف جواب دیا ہے لیکن سب سے حسین تر جواب وہ ہے جو اسلام نے دیا ہے اس جواب میں دو اصول مدنظر رکھے گئے ہیں — اوّل یہ کہ انسان کو خود اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کی ہمت ہونی چاہیئے۔ دوسرے کی کمائی پر انحصار اور عیش کرنا اسے پسند نہیں۔ دوسرے یہ کہ مرنے والے سے زندوں کے جو جذبات محبت و انس ہوتے ہیں ان کو ممکن حد تک ترکہ کی تقسیم میں مدنظر رکھا جائے۔

ان دو اصولوں کے پیش نظر اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ مرنے والے کا ترکہ صرف ایک آدھ ہاتھ میں جمع نہ ہو۔ بلکہ قرابت کے لحاظ سے زندہ رشتہ داروں میں علیٰ قدر مراتب بانٹ دیا جائے تاکہ سب میں فوت ہونے والے کی نیک یاد قائم رہے۔

سورۃ النساء کے رکوع ایک اور دو میں بڑی تفصیل کے ساتھ تقسیم ترکہ کے یہ مسائل بیان ہوئے ہیں۔ وضاحت کی نہ ایسی ضرورت ہے۔ نہ اس کے لئے وقت۔ صرف دو تین باتیں جن کی طرف عام طور پر خیال جاتا ہے بیان کروں گا۔

ترکہ کے سلسلہ میں ایک عام سوال یہ کیا جاتا ہے کہ ترتیب تقسیم کا عمومی اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ اخراجات ادا ہوں جو تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں ہوئے ہیں۔ اس کے بعد میت کے قرضے ادا کئے جائیں۔ اس کے بعد اگر میت نے کوئی وصیت کی ہے تو اس کی تعمیل ہو۔ اس کے بعد جو ترکہ بچے وہ اصحاب الفروض اور عصبات میں حسب مراتب تقسیم ہو۔ قرآن کریم کی بیان کردہ ترتیب اس سے کچھ مختلف ہے اس میں وصیت ادا کرنے کا ذکر پہلے ہے اور قرض ادا کرنے کا بعد میں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تو ترکہ اتنا ہے کہ اس میں سے وصیت بھی ادا ہو جاتی ہے اور قرض بھی نمٹ جاتے ہیں تو پہلے وصیت ادا کی جائے گی بعد پھر قرض۔ لیکن اگر صورت یہ ہے کہ دونوں میں سے صرف ایک کی ادائیگی ہو سکتی ہے یا وصیت ادا کریں یا قرض تو اس صورت میں قرض کی ادائیگی ضروری ہے کیونکہ یہ دوسروں کا حق ہے جو میت نے اپنی زندگی میں اپنے ذمہ لیا تھا۔ اب جب ترکہ ہی باقی نہیں تو وصیت کہاں سے ادا ہو۔ گویا یوں سمجھا جائے گا کہ اس میت نے جو وصیت کی ہے وہ محض زبانی جمع خرچ ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے اس نے کوئی مال ہی نہیں چھوڑا۔

اس سلسلہ میں ایک اور عام سوال یہ ہوتا ہے کہ "کلالہ" یعنی جس کی نہ اصل ہو نہ نسل۔ اس کے بھائی بہنوں کے حصوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مختلف آیتوں میں ذکر ہے اور دونوں میں خاصہ فرق ہے۔ اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ سورۃ نساء کی آیت ۱۳ میں بہن بھائی سے مراد اخیافی ہیں یعنی ایسے بہن بھائی جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف ہوں۔ یہ اگر ایک ہے، خواہ بھائی ہے یا بہن اسے ترکہ کا ۱/۶ ملے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ ہیں خواہ سب بھائی ہیں یا سب بہنیں یا ملے جلے تو ان سب کو ترکہ کا ۱/۳ ملے گا۔ آیت ۱۷۷ میں کلالہ کے جن بھائی بہنوں کا ذکر ہے وہ اعیانی یا علاتی ہیں۔ یعنی وہ بہن بھائی جو سگے ہوں۔ یا باپ ایک ہو اور مائیں الگ الگ ہوں۔ اس صورت میں ایک بہن ہو تو اسے ترکہ کا ۱/۲ ملے گا۔ اور اگر دو یا زیادہ بہنیں ہوں تو ان کو ترکہ کا ۲/۳ ملے گا۔ اور اگر صرف بھائی ہوں تو وہ سب ترکہ لے لیں گے۔ اور اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں تو سارا ترکہ ۱ اور ۲ کی نسبت سے ان میں تقسیم ہوگا یعنی ہر بہن کو ایک حصہ ملے گا اور ہر بھائی کو دو حصے۔ لیکن اخیافی یعنی صرف ماں کی طرف سے بھائی بہن تب وارث بنیں گے جبکہ مرنے والے کے سگے یا سوتیلے یعنی اعیانی یا علاتی بہن بھائی نہ ہوں۔ کیونکہ ان کی موجودگی میں اخیافی بہن بھائیوں کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ اس تشریح کو سامنے رکھیں تو دونوں آیتوں میں کوئی اختلاف نظر نہیں آئے گا۔

ایک سوال عام طور پر یہ کیا جاتا ہے کہ اگر میت بہت سا قرضہ چھوڑ جائے اور اس کا ترکہ کوئی نہ ہو تو کیا اس کے وارث یہ قرضہ ادا کرنے کے ذمہ وار ہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وارثوں پر اس قرضہ کی ادائیگی قانونی طور پر ضروری نہیں۔ قرض دراصل متوفی کے ترکہ سے ہی ادا ہوگا۔ اگر ترکہ نہیں ہے تو قرض خواہوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ ہاں متوفی کی اولاد اور اس کے وارثوں کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ اس کے قرض کے ادا کرنے میں امکان بھر کوشش کریں۔ اور اپنے مورث کو اس قرض کی باز پرس سے بچائیں۔ شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق مبارک یہ تھا کہ اگر کوئی جنازہ آتا تو آپ دریافت فرماتے کیا اس نے کوئی قرضہ ادا کرنا ہے۔ اگر وہ کوئی قرض چھوڑ گیا ہوتا۔ تو آپؐ اپنے صحابہؓ کو فرماتے کہ تم جنازہ پڑھ لو۔ میں نہیں پڑھوں گا بعض اوقات حاضرین میں سے کوئی قرض کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لیتا۔ تو پھر جنازہ پڑھا دیتے بعد میں جب اسلامی حکومت مستحکم ہوگئی تو آپ نے فرمایا اب ایسے ناداروں کے قرض میں خود ادا کروں گا گویا ایسی صورت میں اسلامی حکومت "ویلفیئر سٹیٹ" کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس معاشرتی ضرورت کی تکمیل کا اہتمام کرے۔ (ترمذی کتاب الجنائز ص ۱۲۱)

مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب

آڈیٹر تحریک جدید انجمن احمدیہ وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب ایم۔ اے واقف زندگی آڈیٹر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ ۲۵ جنوری کو ایک بجے بعد دوپہر ساڑھے چھپن سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۲۶ جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں تحریک جدید کے کارکنان اور دیگر احباب بکثرت شامل ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دعا کرائی۔

مکرم چوہدری صاحب سلسلہ کے ان تھک اور مخلص کارکن تھے۔ آبائی وطن بہلول پور ضلع فیصل آباد تھا۔ آپ کے والد محترم چوہدری الیاس الدین صاحب نے جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے، آپ کی پیدائش سے قبل آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کرنے کی نیت کر لی تھی۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ آپ نے اپنے بزرگ والد صاحب کی نیت کو پورا کیا۔ اور خدمت دین میں زندگی بسر کرنے کے عہد کو آخری دم تک بخوبی نبھایا۔

چوہدری صاحب مرحوم اگست ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوئے ۱۹۳۷ء میں میٹرک کرنے کے بعد قادیان آکر جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ لمبے عرصہ تک بطور واقف زندگی پہلے سلسلہ احمدیہ کی سندھ کی زمینوں پر کام کیا اور ناصر آباد سٹیٹ میں مقیم رہے۔ اور پھر ربوہ آکر مرتے دم تک وقف زندگی کے عہد کو نبھایا اور بطور آڈیٹر تحریک جدید اہم خدمات سرانجام دیں۔ اس اثناء میں آپ نے ایم۔ اے عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ نہایت زیرک سمجھدار اور ادبی ذوق رکھنے والے تھے۔ چنانچہ ملکی جرائد میں آپ کے متعدد نوٹ اور خطوط سلسلہ کی تائید میں شائع ہوتے رہتے۔ بلکہ آپ کا آخری خط ہفت روزہ لاہور میں آپ کی وفات کے بعد شائع ہوا۔

مرحوم کے لواحقین میں والدہ ماجدہ اور اہلیہ صاحبہ محترمہ اور دو بھائیوں چوہدری بشیر الدین صاحب اور چوہدری حمید الدین صاحب کے علاوہ تین لڑکیاں اور تین لڑکے ہیں۔ دو بچے رشید الدین صاحب اور صلاح الدین صاحب بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اور ایک بچہ سعید الدین دسویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ ۲ بچیاں شادی شدہ ہیں۔ اسحاق احمد صاحب ابن مکرم مشتاق احمد صاحب طبیب اور عبد الشکور صاحب ابن محترم شیخ عبد القادر صاحب مرحوم سابق سوداگرمل) مرحوم کے داماد ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور خود ان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

دعائے مغفرت

میری چھوٹی ہمشیرہ مشرف بیگم ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۹ء رات پونے گیارہ بجے وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز نماز جنازہ کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی مکرم مرزا عبد السمیع صاحب صدر محلہ دار الرحمت وسطی نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(فوزیہ بیگم ۲۵/۱۲ دار الرحمت وسطی ربوہ)

ہر صاحب استطاعت کا فرض ہے کہ

— اخبار الفضل —

خود خرید کر پڑھے۔

تحریک جدید اور احمدی بچے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کی نئی پود کی تربیت کے لئے تحریک جدید میں یہ سامان مہیا فرمایا کہ انہیں بھی اس کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا۔

"میں کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا چندہ لکھوایا کریں۔ اور ساتھ ہی انہیں یہ بتایا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ ..... اب تم بھی اس تحریک کے مجاہد ہو۔" (تقریر ۲۶)

تحریک جدید کے ساتھ احمدی بچوں کا رابطہ قائم کرنے کے لئے اطفال کے ایک امتحان کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں متعدد بچوں نے دفتر ہذا سے خط و کتابت شروع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی معنوں میں مجاہد اسلام بنائے۔ حال ہی میں ایک طفل بنام محمد اکبر سلمان ولد محمد افضل صاحب بٹ اکاؤنٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ نے لکھا ہے

"ہم چار بہن بھائی بیس روپے سے اوپر چندہ دے رہے ہیں۔ میں آپ کی اس تحریک کو قبول کرتے ہوئے آپ کو پانچ روپے مزید بھجوا رہا ہوں۔" جزاھم اللہ تعالیٰ

قارئین کرام سے اس ننھے مجاہد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز حضور رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں جائزہ لیں۔ کہ ان کا کوئی بچہ اس ثواب سے محروم تو نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

عظیم معالجاتی اِصلاح

مکرم ڈاکٹر سید مصدق احمد صاحب ہومیو ربوہ

مثلاً کیلشیم فاسفیٹ سے بننے والا جوہری عنصر خون کے نئے سفید خلیات اور ہڈیوں کے نئے خلیات تیار کرنے والے شعبے کی نگرانی کرتا ہے۔ کیلشیم فلورائیڈ سے تیار ہونے والا جوہری عنصر جسم میں لچک والے ریشوں میں لچک پیدا کرنے اور ہڈیوں میں پالش والا مادہ پیدا کرنے والے کارخانے کو ٹھیک ٹھاک رکھتا ہے اور کیلشیم سلفیٹ سے تیار ہونے والا جوہری عنصر جسم میں پیپ "PUS" پیدا کرنے والے زہریلے مادوں کو پیشاب اور پاخانہ کے ذریعے خارج کرنے والے خودکار نظام کو عمل پذیر رکھتا ہے۔ اسی طرح پوٹاشیم کلورائیڈ فاسفیٹ اور سلفیٹ۔ سوڈیم فاسفیٹ اور سلفیٹ۔ میگنیشیم فاسفیٹ۔ سلی کو اور آئرن فاسفیٹ سے بننے والے جوہری عناصر بھی مختلف جسمانی خودکار نظاموں کو کنٹرول کرتے ہیں۔

قارئین کرام! اسی وجدان کی کیفیت میں حضور نے قدرت کے اسرار کی دقتوں کو پڑھنے کی جانب توجہ دلائی ہے۔

اس سلسلے میں جوہری سائنس (NUCLEAR SCIENCE) کی تحقیقات کے ذریعے سلفر کے ذرے یا ایٹم کی بے پناہ طاقت محتاج تعارف نہیں لیکن چونکہ میرا موضوع روح اور جسم کی مشین کے متعلق ہے اس لئے حیاتیاتی سائنس کی تحقیقات کی مدد سے جسمانی ذروں یا خلیوں کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

راقم الحروف اپنے جرمنی میں قیام کے دوران میں ایک جرمن نوجوان وکیل ہائسٹ شمٹ سے تبلیغی گفتگو کر رہا تھا اور بات قرآن پاک کے علوم و معارف کے بارے میں ہو رہی تھی کہ مسٹر ہائسٹ شمٹ اور ان کی بیوی نے سوال کیا کہ قرآن پاک میں "ایٹم" کا ذکر بھی ہے تو اس پر خاکسار نے ان کے سامنے سورۃ النساء کی پہلی آیت پڑھ کر خلق کم من نفس واحدۃ سے استدلال کیا تو بڑے محظوظ ہوئے اور حیران بھی اس گفتگو کے بعد جب ہم بچھڑنے کے لئے اٹھے تو دونوں میاں بیوی (جو سٹٹ گارڈ جرمنی کے رہنے والے تھے) نے خاکسار سے کہا کہ ہمارے ہاں مفت بڑے مہمان کو عموماً نہیں رکھتے لیکن ہم آپ کو پیشکش کرتے ہیں کہ آپ آٹھ دن ہمارے گھر میں قیام کریں۔ ہم آپ کی رہائش اور خوراک وغیرہ کے سب اخراجات برداشت کریں گے۔ اس پر خاکسار نے ان کی محبت کے ساتھ معذرت پیش کی اور اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کی مخفی احمدیت کی چند تبلیغی باتوں کی وجہ سے اتنی عزت افزائی پر اس کا شکریہ ادا کیا۔

تو قارئین کرام بات ذرات کے اسرار پر تحقیقات کی بات چل رہی تھی سو محققین نے ثابت کیا ہے کہ انسانی حیات کی ابتدا بھی ایک خلیے (CELL) یا ذرے سے ہوتی ہے۔ جب یہ CELL روح کے زیر اثر نمکیات سے تیار کردہ جوہری عناصر کی مدد سے قوت عمل کا مظاہرہ کرتا ہے تو ایک حد تک بڑھ کر اور پھیل کر پھٹ جاتا ہے اور بکھر جاتا ہے پھر اس کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اپنا ایک علیحدہ وجود تیار کرکے اس کے ساتھ دوبارہ چمٹ کر علیحدہ علیحدہ جسمانی نظام یا حصے بناتے ہوئے جسم کی مشین کو مکمل کرنے لگتے ہیں اور بالآخر CELLS ایک ہر لحاظ سے مکمل نئی جسمانی مشین کی شکل میں معرض وجود میں آجاتا ہے۔

اور پھر یہ بھی ثابت کیا کہ جسم کی بیماری دراصل ذرے یا CELL کی بیماری ہوتی ہے اور CELL کی ہر بیماری اس میں کسی نہ کسی جوہری نمکیاتی عنصر کے عدم توازن کا نتیجہ ہوتی ہے کیونکہ وہ CELL صرف انہیں جوہری عناصر سے تشکیل پاتا ہے اس لئے اگر اس سیل میں ان جوہری عناصر کا توازن برقرار کر دیا جائے تو جسم کی وہ علامات مرض ختم ہو جاتی ہیں۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کے فرستادوں اور ماموروں کے منہ سے نکلنے والا ہر لفظ اور ہر نکتہ "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ" کے مطابق وحی الٰہی کے تابع ہوتا ہے جو مقصد نہیں ہوتا۔

اس وقت آپ کسی گھر میں چلے جائیے اور اپنی متجسس نگاہ سے دیکھیے آپ کو گھر کی الماریاں اور انگیٹھیاں خوبصورت پیکنگ میں لپٹی ہوئی دوائی کی شیشیاں۔ دوائی کی ٹکیاں اور دوائی کے کیپسول بکھرے ہوئے نظر آئیں گے اور ساتھ ہی آپ کو گھر کا ہر کوئی فرد کسی نہ کسی مرض میں مبتلا نظر آئے گا۔ کیا کوئی انقلابی۔ بین الاقوامی پروگرام کی حامل قوم اس حالت میں اپنی ان ذمہ داریوں کو نبھا سکتی ہے جو اس پر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ڈال رکھی ہیں۔

آخر میں میں اپنے احمدی میڈیکل گریجوایٹس کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اپنی معالجاتی ذمہ داریوں کو صرف ایک مقلد کی حیثیت سے ہی گزارا کر نہ چلے جائیں بلکہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تقلید کرتے ہوئے دنیائے طب میں مامور زمانہ کی تعلیمات کی روشنی میں تقویٰ اور عبادات کے ذریعے اپنے دماغ روشن کرکے حکیمانہ نور بصیرت کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفت "الحکیم" سے استعانت مانگ کر کوئی ایسا کارنمایاں کوئی ایسی خدمت انسانیت کر جائیے جو آپ کو دوسرے لوگوں سے ہمیشہ ممتاز رکھے آمین۔ اس سلسلے میں ایک اصلاح کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آجکل حکیم کی اصطلاح اکثر ایسے بے تکے اور کم علم و کم عقل لوگوں کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے جو چند ایک جڑی بوٹیوں کی تاثیر کو جان کر نہیں "صرف پڑھ کر" اور انسانی مزاج تک کو نہ سمجھتے ہوئے بھی! ان کے ذریعے جسم انسانی کی نازک مشین کو تباہ و برباد کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ حکمت کے معنے دانائی فراست ذہنی اور حکیم کے معنے ایک ایسے عالی دماغ انسان کے ہوتے ہیں جو روشن بصیرت کے ذریعے کائنات کی ہر تخلیق پر تفکر و تدبر کا شعور رکھتا ہو آئیے وقت کے حکم اور عدل کی عدالت میں ایک قول فیصل سنئے اور سر دھنیے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ارشاد ہے کہ "تم یہ جو تمام قبرستان دیکھتے ہو یہ سب حکیموں اور ڈاکٹروں نے آباد کئے ہوئے ہیں۔" اس طرح جو سزا دربار مسیح موعودؑ سے حکیموں کو ملی ہے وہی آجکل کے ڈاکٹروں کے حصے بھی برابر آئی ہے اس لئے آپ کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے اس سلسلے میں اگر آپ اسے اپنی شان کے خلاف نہ سمجھیں تو محبت کے ساتھ ایک مشورہ پیش کروں گا کہ آپ اپنے فارغ اوقات میں حضرت مسیح موعودؑ کو "مسیح الملک" کے انداز میں "مسیح الزمان" کی حیثیت سے جسمانی شعبے کا سب سے بڑا معالج اسی لئے سمجھئے کہ وہ بقول خود ان کے ؎

چوں حاجت بود بہ ادیب دگر مرا
من تربیت پذیر ز رب مہیمنم

وہ کسی دنیاوی رائل کالج آف فزیشنز یا سرجن کے نہیں۔ بلکہ خود خالق انسانیت کے تعلیم یافتہ ہیں اور ان کے رخ مبارک سے "نمک کے روح پر اثر ہونے کے" اشارے اور پھر نمکیات کے متعلق جدید ترین حیاتیاتی تحقیقات کی رو سے ذاتی جسم پر صحت افزا اثرات کے پیش نظر ان کا مطالعہ ضرور کیجئے۔ پھر آپ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے کہ آپ Depression anxiety Cases — Asthma - Conf Hyper Acidity اور [illegible] وغیرہ تقریباً لاعلاج امراض کا علاج کتنی آسانی سے کر سکتے ہیں پھر میرا ایمان ہے کہ آپ اتنی جلدی کبھی بھی مایوس ہوکر کسی مریض کو "لاعلاج" قرار نہیں دیں گے۔ کیونکہ فرمان رسول ہے کہ "ولکل داء دواء" کہ ہر مرض کا علاج ممکن ہے اور "لکل داء شفاء" اور مرض سے شفا ممکن ہے آپ کا بھی ایمان ہے کہ فرمان رسول کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ راقم الحروف نے تین چار دفعہ [illegible] (ادویہ ٹیڈ) [illegible] کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان نمکیات سے تیار ہونے والے جوہری عناصر کھلا کر بالکل ٹھیک ہوتے دیکھا ہے اور مندرجہ بالا قسم کے امراض بھی انہی کے ذریعے بفضل تعالیٰ انہی عناصر کے کھلانے سے شفا میں تبدیل ہوتے دیکھے ہیں بلکہ ان کے ذریعے بگڑی ہوئی انسانی فطرت کو تبدیل کرکے صحیح کیا جانا ممکن ہے۔ یہ جوہری عناصر جرمنی اور امریکہ میں تیار ہوکر دنیا کے تقریباً ہر ملک میں ارزاں قیمت پر حاصل ہو سکتے ہیں۔ اب پاکستان میں بھی کسی حد تک تیار ہوکر ان سے بھی کم قیمت پر ملنے اور اچھے نتائج ظاہر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے اسرار کی آگاہی سے نوازے

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم ستمبر ۱۹۷۸ء تا ۱۰ جنوری ۱۹۷۹ء

۱- مکرم کرنل احمد خان صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۲۰-۰۰
۲- " میجر رفیق احمد صاحب " ۱۰-۰۰
۳- " عبداللہ شاہ صاحب " ۱۰-۰۰
۴- مکرمہ والدہ صاحبہ خورشید اسلم چوہدری صاحب " ۲۰-۰۰
۵- " اہلیہ صاحبہ مرحومہ " ۱۰-۰۰
۶- مکرم مرزا عبدالقیوم صاحب " ۱۰-۰۰
۷- لجنہ اماء اللہ کراچی ۱۴-۷۵
۸- مکرمہ مبارکہ ابرار صاحبہ " ۳۰-۰۰
۹- " بیگم منصور سیال صاحب " ۱۰۰-۰۰
۱۰- " بیگم بریگیڈیئر عبدالوہاب صاحب " ۱۰-۰۰
۱۱- جماعت احمدیہ کھاریاں ۷۶۵-۰۰
۱۲- مکرم الحاج محمد شفیع صاحب سیالکوٹ ۲۰۰۰-۰۰
۱۳- " شریف احمد صاحب بانی منجانب والد صاحب مرحوم کراچی ۱۰۰۰-۰۰
۱۴- " سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ دارالنصر شرقی ربوہ ۲۰-۰۰
۱۵- حضرت مولوی محمد الدین صاحب ربوہ ۵۰-۰۰
۱۶- مکرم حکیم محمد علی صاحب سیکرٹری مال میرک ۲۰-۰۰
۱۷- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۷۰۷-۷۵
۱۸- مکرم محمد ابراہیم صاحب چوہڑکانہ ۱۰-۰۰
۱۹- لجنہ اماء اللہ کوٹ عنایت اللہ خاں ۵۰-۰۰
۲۰- مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ چک منگلا ۱۰-۰۰
۲۱- " چوہدری عزیز اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ عارف والا ۲۰-۰۰
۲۲- مکرمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ اہلیہ عنایت اللہ صاحب بھٹی چک ۶۳ منشی والا ۱۰-۰۰
۲۳- " امۃ الوحید صاحبہ اہلیہ ملک محمد قاسم صاحب نجوکہ بھیرہ ۱۰-۰۰
۲۴- لجنہ اماء اللہ ڈسکہ ۲۰-۰۰
۲۵- مکرم محمد ارشاد صاحب سیکرٹری مال موہلنکے ۱۰-۰۰
۲۶- " عبداللطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ بھلیسر ۱۰-۰۰
۲۷- " صوفی محمد انور صاحب امتیار سیالکوٹ ۱۰-۰۰
۲۸- مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ محلہ اراضی یعقوب " ۵۰-۰۰
۲۹- مکرم شمیم احمد صاحب " ۱۰-۰۰
۳۰- " ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم بذریعہ پسران " ۵-۰۰
۳۱- " مستری محمد عالم صاحب " ۳۰-۰۰
۳۲- مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ " ۳۲-۰۰
۳۳- مکرم مہر فضل کریم صاحب " ۱۰۲-۰۰
۳۴- " حاجی محمد یعقوب صاحب " ۸۰-۰۰
۳۵- " قریشی محمد اقبال صاحب " ۱۰-۰۰
۳۶- " چوہدری عبدالغنی صاحب " ۱۰-۰۰
۳۷- مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ اگوکی " ۱۰-۰۰
۳۸- مکرم قریشی مبارک [illegible] صاحب " ۵۰-۰۰
۳۹- " قریشی مطیع [illegible] صاحب " ۶۵-۰۰
۴۰- " [illegible] احمد صاحب جٹ " ۴۰-۰۰
۴۱- مکرمہ شفیقہ [illegible] صاحبہ " ۱۰-۰۰
۴۲- مکرم [illegible] " ۱۰-۰۰
۴۳- [illegible] صاحب مرحوم " ۱۰-۰۰
۴۴- [illegible] صاحب " ۱۰-۰۰
[illegible] " ۸۰-۰۰
(باقی)

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱- مکرم گلزار احمد و عبدالشکور صاحبان چنیوٹ ضلع جھنگ ۱۰۰-۰۰
۲- جماعت احمدیہ " ۱۰-۰۰
۳- مکرم طفیل احمد صاحب لودھراں ضلع ملتان ۱۰-۰۰
۴- جماعت احمدیہ سکرنڈ چک ۲۱ ضلع نواب شاہ ۱۵-۰۰
۵- مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ٹیکسلا ضلع راولپنڈی ۱۰-۰۰
۶- " ظفر اللہ صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا ۲۸-۰۰
۷- " اختر علی صاحب فیصل آباد ۱۰-۰۰
۸- " ملک محمد رفیق صاحب " ۲۰-۰۰
۹- " مقبول احمد صاحب گوجرہ ضلع " ۲۵-۰۰
۱۰- محترمہ منصورہ صاحبہ کراچی ۲۰-۰۰
۱۱- " نسیم اختر صاحبہ مصری شاہ لاہور ۱۰-۰۰
۱۲- مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ ۵۰-۰۰
۱۳- جماعت احمدیہ اسلام آباد ۳۰-۰۰
۱۴- " واربرٹن ضلع شیخوپورہ ۱۴-۵۰
۱۵- مکرم ملک حفیظ احمد صاحب راولپنڈی ۱۵-۰۰
۱۶- دختران چوہدری نور احمد صاحب " ۱۰-۰۰
۱۷- محترمہ نصرت صاحبہ " ۱۰-۰۰
۱۸- محترم مختار احمد صاحب ڈوگر مالو مہر ضلع سیالکوٹ ۱۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

عظیم معالجاتی انکشاف (بقیہ صفحہ ۳)

میں یہ نہیں کہتا کہ مروج طریق علاج سے فائدہ نہ اٹھایا جائے کیونکہ گردے یا مثانے میں پڑی ہوئی پتھری کو تو بہرحال سرجیکل عمل سے ہی نکالا جا سکتا ہے البتہ بڑھے ہوئے Tonsils کو اپریشن کر کے باہر پھینکنے کی نسبت انہیں Calcium Phosphate سے تیار ہونے والے جوہری عنصر کے کھلانے سے (دوسرے عناصر کے اشتراک کے ساتھ) بفضل تعالیٰ ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں بیکار تو پیدا نہیں کیا۔ اسی طرح پتھری کو دوبارہ پیدا ہونے سے ان کے ذریعہ روکا جا سکتا ہے۔

اب اپنے ہومیوپیتھک بھائی بندوں سے بھی عرض کروں گا کہ ان کی ادویات میں بھی یہی عناصر شامل ہیں جو بالآخر جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کے ثبوت کیلئے [illegible] پلسیٹیلا اور بیلاڈونا کے مقام پیدائش کی مٹی کے عناصر پر غور فرمائیں جس میں متعلقہ عناصر کی نسبت زیادہ پائی جاتی ہے [illegible] سارے ادویات کی ضرورت [illegible]

مگر یہ طریق علاج تبھی ہو [illegible]

ہو سکتا ہے جب بچپن سے ہی بچوں کے جسم میں نمکیات کا check کر کے ان میں پیدائشی طور پر کم پائے جانے والے عناصر کا جائزہ لے کر انہیں پورا کر کے متوازن رکھا جا سکے۔ اس طرح بفضل تعالیٰ انسان کی صحت اور عمر کی اوسط میں اچھا اضافہ ممکن ہے۔ آخر میں میں اپنے آسمانی مسیح موعود کے اس شعر پر ختم کرتا ہوں ؎

من نہ دارم مایۂ کردار ہا
عشق جوشید و از و شد کار ہا

درخواست ہائے دعا

میرے والد محترم شیخ عبدالرحمن صاحب ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبدالرشید دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲- میری اہلیہ بوجہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہے احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

[illegible]
لنک نہر کالونی منڈی بہاؤالدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری حوالہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۹۲۰

میں عبدالحق عابد ولد فقیر ... صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خادم مسجد عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

العبد: عبدالحق عابد خادم مسجد نصرت دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد - محمد عبداللہ قریشی زعیم انصاراللہ حلقہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد: عبدالرحمٰن انور برکات منزل دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۹۲۴

میں ارشد محمود گوندل ولد بابو محمد شفیع صاحب گوندل قوم گوندل پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) اراضی دو کنال واقع ۲۶ ظفر علی روڈ چھاؤنی سیالکوٹ پلاٹ نمبر ۱ قیمت ایک لاکھ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: ارشد محمود گوندل ولد بابو محمد شفیع گوندل ۲۴/۳۹۸ محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد: قاسم الدین محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد: محمد الطاف احمد گوندل محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

مسل نمبر ۲۳۹۲۵

میں شاہدہ ارشد زوجہ ارشد محمود گوندل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲ حسب وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک عدد پلاٹ ۲ مرلہ واقع شیخوپورہ شاہدرہ روڈ قیمت ۵۰۰۰ روپیہ

(۲) زیورات طلائی وزن کل ۱۳ تولہ مالیت اندازاً ۹۱۰۰ روپیہ

(۳) حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے ۱۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: شاہدہ ارشد زوجہ ارشد محمود گوندل ۲۴/۳۹۸ محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد - ارشد محمود گوندل خاوند موصیہ ولد بابو محمد شفیع سیالکوٹ شہر

گواہ شد: محمد الطاف احمد گوندل ولد بابو محمد شفیع صاحب سیالکوٹ شہر

مسل نمبر ۲۳۹۲۷

میں نصیرہ قادر زوجہ ڈاکٹر محمد عبدالقادر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں شہر ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰/- روپیہ

(۲) زیورات طلائی وزن ۳ تولہ قیمت اندازاً ۲۹۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: نصیرہ قادر زوجہ ڈاکٹر محمد عبدالقادر مکان نمبر ۱۳۲ کاٹھ چک نواں شہر ملتان

گواہ شد: صوفی غلام محمد ولد محمد دین صاحب ناظر بیت المال خرچ ربوہ

گواہ شد: چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب صوفی غلام محمد وکیل المال ثانی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۹۲۶

میں مریم صدیقہ زوجہ محمد یونس صاحب بنت احمد علی صاحب چوہان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ ۳۲/۰ روپیہ

(۲) مشین سلائی حیثیت ۵۵/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کردیں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز وفات پر میرا جو کہ ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: مریم صدیقہ مکان نمبر ۶/۲۰ ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۲۸۴ صدر موصیان ربوہ

گواہ شد: قریشی محمد شفیع وصیت نمبر ۲۵۹۲ صدر موصیان الکمٹس ربوہ

مسل نمبر ۲۳۹۲۹

میں حافظ عاشق حسین ولد فضل دین صاحب قوم راٹھور پیشہ مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۷۶ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۲۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

العبد: حافظ عاشق حسین مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۲۸... صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: ملک سیف الرحمٰن ولد ملک ... محمد دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت و کاروبار کو فروغ دیجئے
(مینجر)

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ، فون ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)
پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار کیل چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروز پور روڈ ——— بالمقابل تھانہ اچھرہ ——— لاہور
فون نمبر:۔ ۴۱۰۶۱۷

کوٹھی، مکان، پلاٹ، زرعی زمین کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا مخلص، مستعد
معاون ادارہ
فضل عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

سامان فوٹوگرافی و معیاری اور دلکش تصاویر کیلئے
نوید آرٹ سٹوڈیو ریلوے روڈ ربوہ
میں تشریف لائیں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن (گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۴۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۴۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

قادیان کا قدیمی محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق
تیار کیا جاتا ہے!
عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب گولبازار ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۴۴۷
ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود فون نمبر ۶۳۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان
رجسٹرڈ درجہ اوّل

قسم کا سائنٹیفک سامان بھی زخون پر خریدئیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز ۶۲۵
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

حیوانات
آپ کی دولت ہیں۔ بیماریوں سے ان کی حفاظت اور زود اثر علاج کیلئے جانوروں کی ۴۱ بیماریوں اکسیروں کا رسالہ ۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجو اکر مفت طلب فرمائیں۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۱۰۷

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے قائم کردہ
دواخانہ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے اسی نام سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتا چلا آ رہا ہے
نوٹ:۔ ربوہ میں ہماری کوئی شاخ نہیں ہے
عورتوں کے معائنہ کا علیحدہ انتظام ہے
منجانب حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
فون نمبر: ۶۲۲۱۸ ؛ گھر فون: ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیے

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے باعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز فون ۵۲۱ ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
فون گھر ۴۳۱ رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں!

معذرت: پریس کی بجلی بند ہو جانے کی وجہ سے ۲۹ جنوری کا پرچہ شائع نہیں ہو سکا۔ اس کیلئے ادارہ خریدار صاحبان اور قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے